More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سیاحت

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیجئے۔

سوال نمبرا: سیاحت کسے کہتے ہیں؟ نیز سیاحت کی اہمیت بیان کیجئے۔

جواب: سیاحت:

ایک جگہ سے دوسری جگہ سیر و تفریح کی غرض سے سفر کرنے کا نام سیاحت ہے۔

سیاحت کی اہمیت:

سیاحت عام طور پر تفریحی و دلچسپی کے لئے تاریخی اہمیت کی جگہوں کو دیکھنے کے لئے اختیار کی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر رب العالمین نے مسلمانوں کو سفر کرنے کی ترغیب دی ہے۔ تاکہ وہ خوب صورت مظاہر قدرت کا مشاہدہ کر سکیں اور اس کے ساتھ ہی ساتھ عبرت حاصل کر سکیں۔

سیاحت کو اس لئے بھی اہم قرار دیا گیا ہے کہ اس کی بدولت انسانی ترقی کے مختلف مدارج کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ تفریحی سیاحت کو موجودہ دور میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ سال ۲۰۰۰ء میں بین الاقوامی سیاحوں کی تعداد ۷۰ ملین کے لگ بھگ بتائی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ کہنا درست ہے کہ سیاحت اکیسویں صدی کی اہم صنعت ہے۔ سیاحت کے قومی آمدنی

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

پر گہرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ یہ شعبہ لوگوں کی آمدنی کا ایک اچھا ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔

دنیا کے دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی سیاحوں کی دلچسپی کے بے شمار مقامات ہیں۔ پاکستان میں موئن جو دڑو اور ہڑپہ، مغلوں کی تاریخی عمارتیں اور ٹیکسلا کا عجائب گھر سیاحوں کی دلچسپی کا موجب ہے۔ اسی طرح پاکستان میں بلند و بالا پہاڑی چوٹیاں، سرسبز وادیاں، چمکتے ہوئے پانی کے دریا، روشن سمندری ساحل بھی سیاحوں کے لئے دلچسپی اور دلکشی کا باعث ہیں۔

سوال نمبر ۲: البیرونی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

جواب: البیرونی:

البیرونی کا اصل نام ابو ریحان محمد بن احمد اور لقب البیرونی تھا۔ وہ ۴ ستمبر ۹۷۳ء کو وسطی ایشیا میں خوارزم شہر میں پیدا ہوئے۔ وہ شروع سے ہی ذہین اور محنتی تھے۔ یوں انہوں نے جلد ہی مختلف علوم پر دسترس حاصل کر لی۔ انہوں نے جتنی شہرت پائی وہ ان کی ذاتی کوششوں، محنت اور عزم کا نتیجہ تھی۔ ان کے والد ایک غریب انسان تھے البتہ انہیں ایک مسلمان شاہی دربار کی سرپرستی حاصل ہو گئی۔ انہوں نے اپنی مشہور کتاب "آثار الباقیہ" اسی دور میں لکھی۔ جس میں پرانی قوموں کی تہذیب، معاشرت اور سیاست کے متعلق حالات قلمبند کئے۔ خوارزم واپس آکر انہوں نے خوارزم کی تاریخ لکھی۔ بعد ازاں وہ محمود غزنوی کے دربار میں جنگی قیدی

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

کی حیثیت سے پہنچے۔ مگر سلطان نے انہیں بڑے عزت و احترام سے اپنے دربار میں جگہ دی اور اپنا مشیر بنالیا۔ برصغیر پر محمود غزنوی کے حملوں نے اسلام کی اشاعت کے لئے نئی راہیں کھول دیں۔ البیرونی بیس سال تک برصغیر کے طول و عرض میں گھومتے رہے۔ آپ نے ہندو مذہب اور فلسفہ کے متعلق بہت کچھ سیکھا اور اس کے بدلے یہاں کے لوگوں کو عربی اور یونانی زبانیں سکھائیں۔

البیرونی نے فلسفہ، ریاضی، جغرافیہ، تاریخ، طبیعات اور علم فلکیات پر کتابیں لکھیں۔ آپ نے ہندوستان کے متعلق اپنے تجربات و مشاہدات کو اپنی مشہور کتاب "تحقیق الہند" میں درج کیا۔ اس میں ہندوؤں کے مذہب، فلسفہ، معاشرت اور تہذیب کی صحیح تصویر دنیا کے سامنے پیش کی۔ ہندو آپ کے علم و فضل سے اتنے متاثر ہوئے کہ آپ کو "ودیاساگر" یعنی علم کا سمندر کہنے لگے۔

البیرونی پہلے مسلمان ریاضی دان تھے جنہوں نے تمام کائنات کے رقبے کا حساب لگایا اور کرہ ارض کے محیط کا حساب لگایا۔ قبلہ کی سمت معلوم کرنے کا طریقہ بھی البیرونی نے معلوم کیا۔ آپ نے یہ بھی ثابت کیا کہ روشنی آواز سے زیادہ تیزی سے سفر کرتی ہے۔ آپ کو علم فلکیات میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ آپ کا انتقال ۱۰۴۸ء میں ہوا۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر ۳: مشہور سیاح ابن بطوطہ کے بارے میں تفصیل سے بیان کریں؟

جواب: ابن بطوطہ:

ابن بطوطہ کا اصل نام ابو عبداللہ تھا۔ وہ مراکش کے شہر طنجہ میں ۲۴ فروری ۱۳۰۴ء کو پیدا ہوئے۔ انہوں نے دینی اور ادبی تعلیم اپنے شہر میں حاصل کی۔ علم حاصل کرنے کے شوق نے انہیں سیاحت پر اکسایا۔ انیس سال کی عمر میں وہ اپنے وطن سے نکلے اور تقریباً تیس سال کی عمر تک انہوں نے دنیا کے مختلف ممالک کی سیر کی۔ اور تقریباً 120,000 کلو میٹر کا سفر طے کیا۔ انہوں نے براعظم افریقہ اور ایشیا کے ایک بہت بڑے حصے کی سیر کی۔ مصر کے شہر قاہرہ میں ان کی ملاقات بڑے بڑے علماء سے ہوئی۔ مشہور زمانہ جامعہ الازہر میں آپ نے قانون اور فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے پہلے مصر اور شام کے راستے اور تین سال تک مدینہ میں علم حدیث سیکھنے کے لئے قیام کیا۔ وہ پھر ایشیائے کوچک اور روسی ترکستان سے ہوتے ہوئے افغانستان کے راستے ہندوستان پہنچے۔ ان دنوں سلطان محمد تغلق ہندوستان کا بادشاہ تھا۔ وہ عالموں کی بڑی قدر کرتا تھا۔ اس نے ابن بطوطہ کی قدر کی اور انہیں عزت دی اور قاضی دہلی مقرر کر دیا۔ یہاں ابن بطوطہ نے مولانا بدر الدین کے نام سے شہرت پائی۔ سلطان محمد تغلق نے ابن بطوطہ کو اپنا سفیر بنا کر چین روانہ کیا۔ اس سفر میں ان کا جہاز تباہ ہو گیا۔ ابن بطوطہ سلطان کے خوف کی وجہ سے واپس دہلی نہ آئے۔ بلکہ جزائر مالدیپ چلے گئے جہاں ان کی تقرری بطور قاضی ہو گئی۔

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

مالدیپ کے بعد ابن بطوطہ سری لنکا اور چین جا پہنچے۔ چین کی سیاحت کے بعد ہندوستان واپس آنے کی بجائے سماٹرا، جاوا اور کالی کٹ کے راستے عرب، شام اور مصر سے ہوتے ہوئے اپنے وطن پہنچ گئے۔ دو سال بعد پھر سفر پر روانہ ہوئے اور ہسپانیہ اور سوڈان کی سیاحت کی۔ واپسی پر انہیں مراکش میں قاضی بنا دیا گیا۔ قریباً ۱۵ سال تک وہ اس عہدے پر کام کرتے رہے۔ انہوں نے ۱۳۶۸ء میں وفات پائی اور طنجہ میں دفن ہوئے۔

ابن بطوطہ نے اپنی سیاحت کا زمانہ محض سیر و تفریح میں نہیں گزارا، بلکہ جس جگہ گئے وہاں کے حالات بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ ابن بطوطہ نے چین کے متعلق لکھا ہے کہ:

"یہ ایک پُر امن ملک ہے۔ راستے اور شاہراہیں محفوظ ہیں۔ یہاں کاغذی نوٹ چلتے ہیں۔ جو ہتھیلی کے برابر ہوتا ہے۔ جن پر بادشاہ کی مہر ہوتی ہے۔ اس ملک میں عوام کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اکثر مسلمان تجارت پیشہ ہیں۔"

ابن بطوطہ کا سفر نامہ تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ دنیا کی کئی زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس میں جو واقعات بیان کئے گئے ہیں وہ صداقت پر مبنی اور قابل اعتماد ہیں۔ ایشیائے کوچک کے متعلق ابن بطوطہ بتاتا ہے یہ علاقہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا۔ وہ یونانی زبان نہیں جانتے تھے پھر بھی انہوں نے قسطنطنیہ کا ذکر اپنی کتاب میں بہت خوبصورت اور عمدگی سے کیا ہے۔ ابن بطوطہ پہلا شخص تھا جس نے جزائر مالدیپ کے متعلق کچھ لکھا۔ اس

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ابن بطوطہ نشاۃ ثانیہ سے قبل دنیا کا عظیم ترین سیاح گزرا ہے۔ ابن بطوطہ نے تقریباً ساٹھ ۶۰ ممالک کی سیر کی تھی۔

سوال نمبر ۴: مارکوپولو کی سیاحت پر ایک جامع نوٹ لکھیے؟

جواب: مارکوپولو:

مارکوپولو دنیا کا ایک مشہور سیاح گزرا ہے وہ ۱۲۵۴ء میں وینس (اٹلی) میں ایک اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوا۔ وہ ابن بطوطہ کا ہم عصر تھا۔ مارکوپولو کی پیدائش کے وقت اس کے والد اور چچا چین کے بادشاہ قبلائی خان سے ملاقات کے لئے گئے ہوئے تھے۔ قبلائی خان نے ان کا بڑا گرم جوشی سے استقبال کیا اور عیسائیت کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش ظاہر کی۔ اس نے پولو برادران سے درخواست کی کہ وہ یورپ واپس چلے جائیں اور پوپ کو اس بات کے لئے آمادہ کریں کہ وہ عیسائی عالموں کو اس کے پاس بھیجیں جو اسے مذہب کی تعلیم دیں۔ نکولو اور مافیو ۱۲۶۹ء میں یورپ واپس آ گئے تا کہ خان اعظم کی خواہش پوری ہو سکے۔ پولو برادران کی منگول دربار میں واپسی پر پوپ نے دو مبلغین کو ان کے ہمراہ کر دیا۔ یہ جماعت ۱۲۷۱ء میں روانہ ہوئی لیکن اس مرتبہ نکولو کا بیٹا مارکو بھی ان کے ساتھ تھا۔ اکرے سے روانگی کے فوراً بعد مبلغین راستے کے پُر خطر اور دشوار گزار حالات سے گھبرا گئے اور اپنی سفارت منقطع کر دی۔ تاہم تینوں پولو نے اپنا سفر جاری رکھا۔ وہ صحرائے گوبی عبور کر کے قبلائی خان کے دربار میں حاضر ہوئے۔ اسے عبور کرنا اتنا سہل نہ تھا۔ قبلائی خان، مارکو

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

پولو کی ہمت، شوق اور عزم سے بے حد متاثر ہوا- وہ شاہی دربار میں اکثر آتا رہتا تھا- اس نے بہت جلد بادشاہ کے دل میں گھر کر لیا- قبلائی خان نے مار کو پولو کو سفیر بنا کر میانمار اور جنوبی ہندوستان بھیجا- مار کو پولو نے بیان کیا ہے کہ سفارتی ذمہ داریوں کے علاوہ قبلائی خان نے اسے تین سال کے لئے بڑے تجارتی شہر یانگ ژو کا گورنر بھی مقرر کیا تھا- لیکن جدید علماء کو اس دعویٰ پر شائبہہے لیکن یہ ممکن ہے کہ مار کو پولو کو یانگ ژو میں کسی قسم کی ذمہ داریاں سپرد کی گئی ہوں- کیونکہ چین پر منگول حکمران اپنے چینی محکوموں پر نظر رکھنے کے لئے غیر ملکی ناظمین مقرر کیا کرتے تھے- چین میں کافی عرصے رہنے کے بعد مار کو پولو کو اپنے وطن کی یاد ستانے لگی- اس نے بادشاہ سے گھر جانے کی اجازت چاہی- بادشاہ نے بہت مشکل سے اسے اجازت دی- مار کو پولو سماٹرا اور جنوبی ہندوستان کے راستے ایران پہنچا اور مختلف ملکوں سے گزرتا ہوا وینس پہنچ گیا- مار کو پولو بہت زبردست داستان گو تھا- ۱۲۹۸ء میں وینس اور جنیوا کے درمیان لڑائی ہوئی تو مار کو پولو گرفتار ہو گیا- وہ ایک سال تک جیل میں رہا- اس دوران اس نے اپنا سفر نامہ تحریر کیا جو بے حد دلچسپ اور معلوماتی ہے- اس نے اپنے سفر نامہ میں مشرقی ملکوں کی تاریخ، معاشرت، تہذیب و تمدن اور رسم و رواج کا حال تفصیل سے لکھا ہے، ۱۲۹۹ء میں اسے جیل سے رہا کر دیا گیا- رہائی کے بعد مار کو پولو وینس واپس آ گیا- جہاں ۱۳۲۴ء میں اس کا انتقال ہو گیا-

Perfect24u.com

سوال نمبر ۵: کرسٹوفر کولمبس کی سیاحت پر ایک جامع نوٹ لکھیے؟

جواب: کرسٹوفر کولمبس:

کرسٹوفر کولمبس ۱۴۵۰ء کے لگ بھگ اٹلی کے شہر جنیوا میں پیدا ہوا۔ چند سال اسکول میں رہ کر اسے مجبوراً گھر پر رہ کر باپ کا ہاتھ بٹانا پڑا۔ لیکن اس کے باوجود اس نے اپنی تعلیم کا سلسلہ جاری رکھا۔ وہ جنیوا کی بندرگاہ پر ملاحوں سے ملتا رہتا اور ان سے بحری سفروں اور دوسرے ملکوں کے حالات معلوم کرتا رہتا۔ اسے ملاحوں کی صحبت بہت پسند آئی اور آخرکار اس نے ایک جہاز پر ملازمت کر لی۔ ملازمت کے دوران اسے چھوٹے چھوٹے بحری سفروں کے مواقع ملے جس سے جہاز رانی سے متعلق اس کی معلومات میں اضافہوا۔ کولمبس کی یہ خواہش تھی کہ وہ دور دراز تک سمندری سفر کرے۔ جب اٹلی میں کولمبس کو کسی بڑے بحری سفر کا موقع نہ ملا تو وہ پرتگال چلا گیا۔ اس کی یہ خواہش تھی کہ وہ ہندوستان اور مشرق بعید تک پہنچنے کے لئے نئے راستے تلاش کرے۔ لیکن شاہ پرتگال نے اس کی کوئی مدد نہ کی۔ نئے بحری راستوں کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ یورپ اور ایشیا کے درمیان تجارت بحیرہ روم کے راستے ہوتی تھی لیکن پندرھویں صدی عیسوی کے وسط تک بحیرہ روم اور اس کے آس پاس کے علاقے ترکوں کے قبضے میں چلے گئے تھے اور اہل یورپ کے لئے بحیرہ روم کی تجارتی شاہراہ خطرناک ہو گئی تھی۔

کولمبس، شاہ پرتگال سے مایوس ہو کر اسپین چلا گیا۔ وہاں اس نے شاہ فرڈی نینڈ اور ملکہ ازابیلہ کو نئے راستے کی تلاش کی مہم میں مدد دینے پر آمادہ کر لیا۔ ۳ اگست ۱۴۹۲ء کو کولمبس تین جہازوں کے بیڑے کے ساتھ

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

اپنے بحری سفر پر روانہ ہوا- کولمبس جس جہاز پر سوار ہوا تھا اس کا نام "سانٹا ماریا" تھا- کولمبس سمیت سانٹا ماریا پر چالیس افراد سوار تھے- بقیہ دو جہاز "نیٹا" اور "نینا" تھے- کولمبس فطرت کے اشارات کو سمجھنے میں بڑا ماہر تھا- یعنی یہ کہ پرندوں کا رویہ، ہوا میں پھیلی ہوئی بو، آسمان کا رنگ، سمندر کی کیفیت، اپنے جوڑوں میں ہونے والے درد، سطح سمندر پر تیرتے ہوئے کوڑے اور اسی قسم کے اشاروں کا کیا مطلب ہے؟ اسی طرح فطرت کے اشاروں کو پڑھنے اور سمجھنے والے جہاز راں ہی بقا پاتے ہیں اور بچ نکلتے ہیں- کولمبس اس کا ماہر تھا- اور وہ سمندری طوفان تک کی پیشن گوئی کر سکتا تھا- سفر کا ابتدائی حصہ بہت خوشگوار گزرا- لیکن بحر اوقیانوس کے وسطی حصے میں کولمبس کے بیڑے کو ناسازگار موسم اور سرکش لہروں کا سامنا کرنا پڑا- آخر کار کولمبس اپنے بیڑے سمیت ایک جزیرے پر اترا- اس نے اپنے قریب کوئی چھوٹے چھوٹے جزیرے دیکھے- وہ سمجھا کہ ہندوستان کے کسی مغربی جزیرے میں پہنچ گیا ہے- اسی بناء پر اس نے ان جزیروں کو غرب الہند (ویسٹ انڈیز) اور وہاں کے باشندوں کو ریڈ انڈین کا نام دیا- پانچ ہفتے کے قیام کے بعد کولمبس واپس ہوا- واپسی پر اسپین میں اس کا شاندار استقبال کیا گیا- اس کو تمام اعزازات سے نوازا گیا اور اسے نیا خطاب "بحری سمندروں کا ایڈمرل" عطا کیا گیا- کولمبس ان جزائر سے اپنے ساتھ تمباکو اور آلو کے بیج بھی لایا- اس طرح یہ دونوں چیزیں یورپ اور ایشیائی ممالک تک پہنچیں- کولمبس دوبارہ ان علاقوں کے گورنر کی حیثیت سے ویسٹ انڈیز گیا- اس بار اس نے آگے بڑھ کر امریکہ کے مشرقی ساحل پر کچھ اور علاقے دریافت کئے- ۱۴۹۶ء میں اسپین واپسی سے قبل کولمبس کیوبا گیا اور

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جمیکا کو دریافت کیا- ایڈمرل کو اس بات کا پختہ یقین تھا کہ کیوبا ایشیا کی سرزمین میں شامل ہے- اور منگول ریاست کا حصہ ہے- اگرچہ کہ اس نے کبھی بھی اس جزیرے کا پورا چکر نہیں لگایا- تاہم اس نے اپنے لوگوں سے یہ حلف لیا کہ کیوبا ایشیائی مضافات میں ہے-

اس کی واپسی پر شاہ فرڈی نینڈ اور ملکہ ازابیلا نے کولمبس کو شاہانہ خراج عقیدت پیش کیا اور اس نئے جزیرے کی دریافت اور اس کے بھرپور وسائل کے بارے میں داستانیں دلچسپی سے سنیں- وہ اس کے بہت شکر گزار نظر آتے تھے- اور اس کی ہر طرح حمایت کرتے رہے لیکن اس کو تیسرے سفر کی اجازت دینے کے لئے ایک سال تک انتظار کیا- اس نئی دریافت نے یورپی آبادکاروں کے لئے کشش کا سامان پیدا کر دیا- وہ بہت بڑی تعداد میں اس نئے براعظم میں پہنچے اور تھوڑے ہی عرصے میں اپنی محنت اور لگن سے کئی علاقے آباد کئے- یہ امر نہایت دلچسپی کا باعث ہے کہ کولمبس کو زندگی کے آخری لمحے تک یہ علم نہ ہوا کہ اس نے کوئی نیا قطعہ زمین یا براعظم دریافت کیا ہے- وہ اس غلط فہمی میں مبتلا رہا کہ وہ ہندوستان کے مغربی جزائر میں پہنچ گیا- تاہم کولمبس کی عظمت سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا- وہ عزم و ہمت کا پیکر تھا- ہزاروں مصائب اور انتہائی مشکلات کے باوجود اپنی مہمات میں کامیاب و کامران رہا-

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

سوال نمبر ۶: سیاحت میں واسکوڈے گاما کا کیا مقام ہے، مفصل بیان کیجئے؟

جواب: واسکوڈے گاما:

واسکوڈے گاما ۱۴۶۰ء میں پرتگال کے شہر سائنز (Sines) میں پیدا ہوا۔ کولمبس کی کامیابی نے یورپ کی دوسری قوموں کو بحری مہم جوئی پر اکسایا۔ اس میں اسپین کا پڑوسی ملک پرتگال پیش پیش تھا۔ شاہ پرتگال نے پانچ بحری جہازوں کا ایک بڑا بیڑا تیار کیا جس میں ایک سو بیس ملاح تھے۔ قابل اور باہمت جہازراں واسکوڈے گاما اس بیڑے کا کپتان مقرر ہوا۔ واسکوڈے گاما ۱۸ جون ۱۴۹۷ء کو پرتگال کی بندرگاہ لزبن سے نیا بحری راستہ دریافت کرنے کی غرض سے روانہ ہوا۔ اور افریقہ کے مغربی ساحل کے ساتھ ساتھ سفر کرتے ہوئے راس اُمید کے گرد چکر لگا کر افریقہ کے مشرقی ساحل پر جا پہنچا۔ واسکوڈ گاما کو بھی کولمبس کی طرح خراب موسم اور سمندری طوفانوں کا سامنا کرنا پڑا۔ اور اس کے ساتھی مسلسل تکلیف دہ سفر سے دلبرداشتہ ہو کر واپسی کا مطالبہ کرنے لگے۔ صرف یہی نہیں بلکہ واسکوڈ گاما کو قتل کرنے کی سازش بھی کی۔ لیکن سازش کا بروقت علم ہوگیا اور واسکوڈ گاما نے ہوشیاری سے کام لے کر سازشیوں کو جہاز کے ایک کیبن میں بند کر دیا۔ آخر کار ان لوگوں نے معافی مانگ لی اور سفر یکسوئی سے جاری رہا۔ موزمبیق پہنچ کر واسکوڈ گاما خود نااُمیدی کا شکار ہو گیا۔ آگے کھلے سمندر میں سفر کرنے کی ہمت اس میں نہ تھی۔ لیکن یہاں اس کی ملاقات ایک عرب ملاح احمد بن

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

ماجد سے ہوئی جس نے واسکوڈ گاما کی رہنمائی کی اور وہ ۲۴ اپریل ۱۴۹۸ء کی کالی کٹ تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا اور یہی اس کا مقصد بھی تھا۔

واسکوڈ گاما نے کالی کٹ کے مقامی حاکم زیمون کو تحفے تحائف دیئے اور اس سے تجارت کرنے کی اجازت حاصل کی۔ اس زمانے میں ہندوستان کی تجارت پر عرب چھائے ہوئے تھے۔ فطری بات یہ تھی کہ وہ واسکوڈ گاما کو ناپسند کرتے تھے۔ لہٰذا عرب تاجروں نے راجہ زیمون کو آگاہ کیا کہ مغربی تاجر لٹیرے اور مفاد پرست ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ واسکوڈ گاما ۱۴۹۹ء میں اپنے وطن واپس آ گیا۔ ۱۵۰۲ء میں وہ پھر کالی کٹ پہنچا اس بار اس نے راجہ کے بحری بیڑے کو تباہ کر دیا اور مسلمان تاجروں کا قتل عام کیا۔ گرم مصالحہ جات سے بھرے ہوئے ایک جہاز کو لے کر اس نے ہندوستان کو چھوڑ دیا اور ۱۵۰۳ء میں پرتگال واپس آ گیا۔ آئندہ بیس سال تک اس نے کوئی سر گرم بحری ذمہ داری ادا نہ کی۔ اس کو ۱۵۱۹ء میں "وڈی گیورا کے نواب" کے لقب سے نوازا گیا۔ اور ۱۵۲۴ء میں اسے وائسرائے بنا کر ہندوستان بھیجا گیا کہ وہ یہاں پر پرتگیزی حکمرانوں میں بڑھتی ہوئے بدعنوانی پر قابو پا سکے۔ واسکوڈ گاما ۱۵۲۴ء کے اواخر میں ہندوستان پہنچا۔ لیکن اپنی آمد کے صرف تین ماہ بعد ہی اس کا انتقال ہو گیا۔

سوال نمبر ۷: "نذیر صابر ایک پاکستانی کوہ پیمائی ہیں" تبصرہ کیجئے؟

جواب: نذیر صابر:

نذیر صابر ولد سادات شاہ وادی ہنزہ کے رہائشی ہیں۔ اور کوہ پیمائی کے لئے گزشتہ دو عشروں سے بین الاقوامی طور پر جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ انہوں

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

نے پاکستان میں آٹھ ہزار میٹر بلندی پر واقع پانچ چوٹیوں میں سے چار چوٹیوں کو سر کیا-ان میں دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی کے ٹو کی چوٹی بھی شامل ہے-نذیر صابر نے ۱۹۸۲ء میں صدارتی تمغہ حسن کارکردگی حاصل کیا-اس طرح وہ ایک نمایاں کوہ پیماں کے طور پر مشہور ہوئے-

سوال نمبر۸: پاکستان میں سیاحت کے حوالے سے حکومت کی کوششوں پر نوٹ لکھیں-نیز سیاحت کے مقامات اور فروغ سیاحت کے لئے قائم مختلف اداروں کے نام لکھیے؟

جواب: پاکستان میں سیاحت:

پاکستان بہت سے عجائبات کی سرزمین ہے اور وسطی ایشیائی ممالک کے لئے راہداری کے طور پر اہمیت حاصل کر گیا ہے- ۲۰ کروڑ آبادی کی ملک کے اندر مختلف نوعیت کے سیاحت کے مقامات ہیں- جن میں بلند و بالا پہاڑ، سرسبز و شاداب وادیاں، لہلہاتے ہوئے کھیت، تپتے ہوئے ریگستان اور صحرا اور بحیرہ عرب پر واقع خوبصورت ساحل موجود ہے-پاکستان کے شمالی علاقہ جات ہمیشہ سے باہر سے آنے والے لوگوں کے لئے دلچسپی کا باعث رہے ہیں-اسی طرح موئن جودڑو، ہڑپہ کے آثار قدیمہ اور ٹیکسلا میں گندھارا کی تہذیب پوری دنیا میں سیاحت کے لئے مشہور ہے-سیاحت کے فروغ کے لئے حکومت پاکستان نے مختلف ذرائع اختیار کئے ہیں- ان میں تصویری پوسٹ کارڈ، پوسٹرز، ویڈیو کیسٹ، ریڈیو اور ٹی وی کے ذریعے تشہیر، بین الاقوامی صحافیوں کے لئے مطالعاتی دورے اور سیاحت سے منسلک مختلف

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

تنظیموں سے رابطے شامل ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیئے کہ پاکستان میں سیاحت کے فروغ کی ذمہ داری وفاقی اور صوبائی حکومت دونوں پر ہے۔

سیاحت کے مقامات:

پاکستان میں سیاحت کے مقامات ملک کے مختلف حصوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے ملک کے مختلف حصوں کی سیاحت کی جگہیں مندرجہ ذیل ہیں:

1) بلوچستان میں سیاحت کے مقامات مہر گڑھ، زیارت میں قائداعظمؒ کی آخری رہائش گاہ، بیلا میں ابن ہارون کا مقبرہ اور خاران کا قلعہ وغیرہ ہیں۔

2) سندھ میں سیاحت کے اہم مراکز ضلع ٹھٹھہ میں مکلی اور شاہ جہانی مسجد اور بھنبھور کے آثار قدیمہ، ضلع جامشورو میں رنی کوٹ کا قلعہ، ضلع میر پور خاص میں کاہو جو دڑو ضلع عمر کوٹ میں عمر کوٹ کا قلعہ، خیر پور میں کوٹ ڈیجی کا قلعہ، ضلع لاڑکانہ میں موئن جو دڑو کی عہد رفتہ کی تہذیب کے آثار قدیمہ اور سکھر کا میر معصوم شاہ کا مینار شامل ہیں۔ اس کے علاوہ سندھ میں منچھر اور کینجھر (کلری) کی جھیلیں بھی سیاحت کے لئے بہت مشہور ہیں۔

3) صوبہ خیبر پختونخواہ میں جمال گڑھ، تخت بائی اور قلعہ بالا حصار شامل ہیں۔

4) صوبہ پنجاب میں قلعہ دوہتاس، ضلع اٹک میں بہرام کی بارہ دری، ضلع ساہیوال میں ہڑپہ کے آثارِ قدیمہ، شاہی قلعہ لاہور، شالامار باغ،

www.Perfect24u.com

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

جہانگیر کا مقبرہ، بادشاہی مسجد لاہور اور ٹیکسلا کے آثارِ قدیمہ بہت نمایاں ہیں۔

5) شمالی علاقہ جات میں ہنزہ کی وادی، گلگت اور اسکردو اپنے فطری حسن کی وجہ سے سیاحوں کے لئے دلکشی کا باعث ہیں۔اس کے علاوہ پاکستان میں زیارت، کوہ مری، ایبٹ آباد اور گورکھ ہل صحت افزاء مقامات ہیں۔

بزرگان دین کی زیارت بھی سیاحت کے نقطہ نظر سے ملکی اور غیر ملکی سیاحوں کے لئے توجہ کا باعث ہے۔سندھ میں ضلع خیر پور میں سچل سرمست کا مزار، بھٹ شاہ ضلع ٹھٹہ میں شاہ عبداللطیف بھٹائی کا مزار، سیہون شریف میں حضرت لعل شہباز قلندر اور کلفٹن کراچی میں عبداللہ شاہ غازی کا مزار اہم زیارت گاہیں ہیں۔

پنجاب میں بزرگانِ دین کے مزارات، اسلام آباد میں بری امام اور پیر مہر علی شاہ کا مزار (گولڑہ شریف)، لاہور میں داتا دربار، مادھولال شاہ حسین، پاکپتن میں بابا فرید شکر گنج، ملتان میں بہاء الدین ذکریا ملتانی، اور شاہ شمس تبریز اور قصور میں بُلھے شاہ کے مزارات ہیں۔

صوبہ خیبر پختونخواہ میں زیارت پیر بابا، زیارت کاکاصاحب مشہور ہیں۔

سیاحت کے فروغ دینے والے ادارے:

پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے والے ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

(i) سیاحت و ثقافت اور نوجوانوں کے امور کی وزارت۔

(ii) پاکستان میں سیاحت کے فروغ کی کارپوریشن۔

(iii) سیاحتی خدمات کا محکمہ۔

Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

(iv) پاکستان کا سیاحت کا تربیتی ادارہ۔

(v) پاکستان میں سیاحت کو فروغ دینے والے مختلف نجی ادارے بھی موجود ہیں۔

صوبائی سطح پر چاروں صوبوں میں سیاحت کے محکمے قائم کیے گئے ہیں۔ یہ محکمے سیاحت کی وفاقی وزارت کے ساتھ مل کر سیاحت کے فروغ کے لیے مختلف منصوبے تیار کرتے ہیں۔

(ب) خالی جگہیں پر کیجیے:

(i) ایک جگہ سے دوسری جگہ سیر و تفریح کی غرض سے سفر کرنے کا نام سیاحت ہے۔

(ii) البیرونی کا اصل نام ابوریحان تھا۔

(iii) سلطان محمد تغلق بادشاہ کے دور میں ابن بطوطہ نے مولانا بدرالدین کے نام سے شہرت پائی۔

(iv) مارکو پولو ابن بطوطہ کا ہم عصر تھا۔

(v) پاکستانی کوہ پیماں نذیر صابر نے ۱۹۸۲ء میں صدارتی ایوارڈ حاصل کیا۔

(ج) غلط بیان کے سامنے (غ) اور صحیح کے سامنے (ص) لکھیے۔

(i) سیاحت اکیسویں صدی کی اہم صنعت ہے۔ (ص)

(ii) ابن بطوطہ نے تمام کائنات کے رقبے کا حساب لگایا۔ (غ)

(iii) البیرونی کو علم کا سمندر کہا جاتا تھا۔ (ص)

(iv) مارکوپولو کی ہمت، شوق اور عزم سے قبلائی خان بالکل بھی متاثر نہ ہوا۔(غ)

(v) کرسٹوفر کولمبس سمندری طوفان تک کی درست پیش گوئی کر سکتا تھا۔ (ص)

(vi) واسکوڈے گاما نے کالی کٹ کے مقامی حاکم زیمون کو تحفے تحائف دیئے اور اس سے تجارت کی اجازت حاصل کر لی۔(ص)

(vii) نذیر صابر بھارتی کوہ پیماں ہیں۔ (غ)

(viii) حضرت عبداللہ شاہ غازیؒ کا مزار کلفٹن کراچی میں ہے۔(ص)

==========

www.Perfect24u.com

More Notes, Books Visit Now: www.perfect24u.com

Perfect24u.com